یادرفتگان: مولانا ابوالمعز عرفان الحق اظہار حقانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا سیف الرحمٰن کی رحلت

علاقہ چھچھ کو دادا جان شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سمرقند و بخارا سے تشبیہ دیتے تھے۔اور یہ اس لئے کہ اس خطے کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری زرخیزی کے ساتھ ساتھ حقیقی (معنوی) شادابی سے بھی نواز رکھا ہے، چھچھ کی سو سالہ تاریخ اٹھا کر ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہوگا کہ اس سرزمین کے عظیم اور بے مثل علمائے کرام نے لاکھوں لوگوں کے قلوب قرآن و حدیث کی تعلیم سے منور فرمائے ہیں۔شاہ ولی اللہ سرحد کے لقب سے مشہور حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ ،محدث جلیل مولانا عبدالرحمٰن، جنہیں مولانا اشرف علی تھانوی جیسے عظیم محدث نے ''کامل پورے'' فرمایا، حضرت مولانا عبدالقدیر مومن پوری، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، مولانا مفتی عبدالدیان ،شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی جلالوی اور شیخ التفسیر حضرت مولانا زاہدالحسینی رحھم اللہ، یہ وہ چند ستارے ہیں جس نے آسمان علم وعمل کو اپنے دور میں سجائے رکھا۔ اسی چھچھ کے غربی طرف ایک گاؤں ''حیدر'' آباد ہے،اسی گاؤں کے ایک جید عالم دین شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن کا ۲۹ جون ۲۰۱۷ء بروز جمعرات بوقت عصر انتقال ہوا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف کا پورا گھرانہ علمی و دینی اعتبار سے چھچھ بھر میں شہرت یافتہ گھرانوں میں شامل تھا، مولانا موصوف کے دادا مولانا عبیداللہ جی جو حیدر والے بابا جی سے زیادہ پہچانے جاتے تھے،ان کے ہم درس علماء میں سے مولانا قطب الدین غورغشتوی، مولانا موسیٰ خان دامان، معروف مجاہد مولانا فضل واحد (ترنگزئی حاجی صاحب) جیسے جلیل القدر علما شامل ہیں۔ان مذکورہ چاروں حضرات نے دارالعلوم حقانیہ کے سابقہ صدر مدرس مولانا عبدالحلیم زروبوی کے دادا محترم مولانا سعید صاحب سے مل کر پڑھا تھا۔اسی حیدر والے بابا جی کے منجھلے صاجبزادے مولانا مفتی عبدالحکیم ،مولانا سیف الرحمٰن کے والد ماجد تھے۔جنہوں نے دینی تعلیم صوابی کے گاؤں کڈی اور چھوٹا لاہور میں مولانا عبدالرؤف اور مولانا قاضی

---

* مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

محمد رفیع سے حاصل کی اور بعد از اں ہندوستان کے میرٹھ شہر کے مدرسہ عربیہ اندر کوٹ پہنچ کر وہاں مولانا عبدالسلام قندھاری سے ۱۹۲۱ء میں علوم کی تکمیل فرمائی۔مولانا عبدالحکیم نے ۱۹۲۵ء سے گاؤں کی مسجد سے تدریس کا آغاز کیا۔علمی انہماک اس قدر تھا کہ سحری سے لیکر مغرب تک کا سارا وقت قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف ہوتا۔صوبہ سرحد اور کابل تک کے دور دراز کے علاقوں سے طالبان علوم نبوت ان کے گرد پروانوں کی طرح جمع رہتے تھے۔

انکے معروف تلامذہ میں فضلائے دیوبند میں مولانا غلام حیدر لاہور، مولانا عبدالحنان جہانگیرہ،مولانا مجاہد الحسینی نوشہرہ،مولانا گلستان بیکا صوابی اور مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمہم اللہ جیسے عباقرہ علماءشامل ہیں۔

اسی عظیم عالم دین کے گھر میں مولانا سیف الرحمٰن ۱۲ جون ۱۹۳۷ءکو پیدا ہوئے ،آپ علم و عمل ،تقویٰ ،عبادت، احتیاط،توکل ،سخاوت، استغنا اور مہمان نوازی جیسے عالی صفات میں اپنے والد کے پرتو تھے،آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد اور چچا مولانا حکیم حبیب سے حاصل کی۔ پھر گوجرانوالہ میں مولانا عبداللہ اور مولانا موسیٰ خان کا قافیہ شرح جامی وغیرہ کی کتابیں پڑھیں اور پھر مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ پہنچ کر ملاحسن، سلم ، ہدایہ،مشکوٰۃ اور معقولات کی منتہی کتابیں شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید ،مولانا محمد یوسف بونیری، مولانا عبدالحلیم کوہستانی ،اور مولانا عبدالغنیؒ سے پڑھیں۔ دورہ حدیث شریف کیلئے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لے کر ۱۹۶۵ء میں سند فراغت حاصل کی۔فراغت کے بعد مولانا محمد یوسف کے مدرسہ تعلیم القرآن آزاد کشمیر پلندری میں دو سال تک تدریس کی۔ پھر چار سال قلعہ دیدارسنگھ کے جامعہ محمدیہ میں تشنگان علوم نبوت کی سیرابی میں مصروف رہے۔۱۹۷۲ء میں اپنے والد کی بیماری کے باعث دارالعلوم تعلیم الاسلام ویسہ اٹک میں والد کی جگہ صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ روزانہ اسباق پڑھانے کیلئے گاؤں سے آتے جاتے رہے۔اپنے اکابرین کی جگہ پر گاؤں میں امامت و خطابت افتاء اور قرب و جوار کی دینی رہنمائی میں ہمیشہ متحرک کردار کے حامل رہے۔ انکا سارا خاندان جامعہ حقانیہ سے فیض یافتہ اور اس سے عقیدت مندانہ تعلق رکھتا ہے۔موصوف کا جنازہ ۳۰ جون ۲۰۱۷ءقبل از نماز عصر بوقت 4:30 بجے قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی امامت میں ادا کیا گیا۔

نماز جنازہ سے قبل راقم الحروف کے علاوہ شیخ التفسیر مولانا نورالہادی شاہ منصور صاحب حق، شیخ الحدیث مفتی رضاء الحق مفتی جوہانسبرگ ،شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق نائب صدر وفاق

المدارس پاکستان، بقیۃ السلف مولانا ظہور الحق دامان ،مولانا امتیاز ،مولانا محمود الحسن توحیدی اور مولانا سید یوسف شاہ ہارون نے موصوف کی علمی دینی اور رفاہی خدمات پر حاضرین کے سامنے روشنی ڈالتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ جنازہ میں ہزاروں علمائے کرام کے علاوہ علاقہ کے زعماء، اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔اس موقع پر موصوف کے بڑے بیٹے مولانا مطیع الرحمٰن کو والد کی جگہ جانشین مقرر کرتے ہوئے اکابر علماء نے دستار بندی فرمائی۔ دوسرے بیٹے نفیس الرحمٰن اور مرحوم کے بڑے بھائی فاضل دارالعلوم حقانیہ مولانا عزیز الرحمٰن نے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت مولانا قاری حق نواز کی المناک شہادت

وطن عزیز پاکستان ایک طویل عرصہ سے کشت وخون کا معرکہ کارزار بنا ہوا ہے۔علماء کا خون بڑی بے دردی سے قتل ناحق کی شکل میں کراچی سے لے کر خیبر تک بہایا جارہا ہے۔گذشتہ بیس،تیس برسوں میں سینکڑوں ممتاز علماء کھلے عام دن دیہاڑے بندوق کے نوک پر مارے گئے،لیکن آج تک کسی ایک کا قاتل بھی حکومت وقت اور مقامی انتظامیہ نے گرفتار نہ کیا۔

علماء کی یہ بے وقعتی سرزمینِ پاکستان کے اساس سے بھی غداری ہے اور دوسری طرف پورے ملک کے لئے بے برکتی اور طوفانوں کا پیش خیمہ ہے۔آج دارالعلوم حقانیہ کے ایک جید فاضل ، جامعہ محمدیہ (مٹہ مغل خیل)شبقدر کے مہتمم ،صوفی باصفا ، پیر طریقت اور شبقدر کے عوام کی ہر دل عزیز شخصیت حضرت مولانا قاری حق نواز کو نماز فجر کی امامت کے لئے جاتے ہوئے علی الصباح بڑی بے دردی سے قتل کردیا گیا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ان کی رحلت سے پورے علاقہ میں کہرام مچ گیا۔ جب مجھے معلوم ہوا تو کلیجہ منہ کو آنے لگا ،کہ موصوف جیسے بے ضرر، سراپا خیر شخصیت سے کسی کو کیا دشمنی ہوسکتی ہے آپکے مشفق استاد مولانا سمیع الحق صاحب رئیس جمعیت علماء اسلام مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے ان کا نماز جنازہ پڑھایا ہمیں گردونواح کے ہزاروں علماء وطلباء اور عوام الناس نے شرکت کی۔

ابھی کچھ ہی عرصہ قبل اپنے قائم کردہ دینی ادارہ جامعہ محمدیہ میں سالانہ تقریب ختم بخاری میں احقر کے ذریعہ مولانا سمیع الحق امیر جمعیت علماء اسلام ورئیس دارالعلوم حقانیہ سے وقت لیا۔ مولانا